

احمدی ہو کر ہم پر بہت ذمہ داریاں پڑ رہی ہیں جنہیں ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ حقیقی احمدی تو وہی ہے جو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی کوشش کرے اور خدا تعالیٰ کا بننے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریا کاری اور فریب سے خدا تعالیٰ کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 05- فروری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک جلسے پر ایک صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلسلہ اور دوسرے مسلمانوں میں صرف اس قدر فرق ہے کہ وہ مسیح ابن مریم کا زندہ آسمان پر جانا تسلیم کرتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ایسا امر نہیں جو ہمارے درمیان اور ان کے درمیان قابل نزاع ہو۔ کیونکہ اس بات سے بہت سی باتیں اور آپ کی بعثت کا مقصد واضح نہیں ہوتا تھا اس لئے آپ نے 27 دسمبر 1905ء کو خود اس بات کی وضاحت کے لئے ایک تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ میری بعثت کا مقصد صرف اتنے سے فرق کو ظاہر کرنا نہیں ہے۔ اتنی سی بات کے لئے اتنے چھوٹے کام کے لئے اللہ تعالیٰ کو سلسلہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ مسلمانوں کی عملی حالت بھی بگڑ چکی تھی جو مسلمانوں کے زوال کا باعث بن رہی ہیں اور جن کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے ان میں سے ایک جھوٹ سے بچنا اور سچائی کا قیام ہے اور آپ نے جماعت کو نصیحت کی اس حوالے سے کہ اپنے سچائی کے معیاروں کو بلند کرو اور اپنے اور غیر میں اس فرق کو ظاہر کرو۔ صرف ایمان لے آنا اور آپ کی بعثت کو سچا مان لینا کچھ کام نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی حقیقی مؤمنوں کی یہی نشانی بتائی ہے کہ لای شہدون الزور۔ کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ پھر شرک اور جھوٹ کے بارے میں بتایا کہ ان سے بچو اکٹھا کیا شرک اور جھوٹ کو۔ گویا جھوٹ کا گناہ بھی شرک کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو لفظ استعمال کیا ہے وہ جیسا کہ میں نے پڑھا ”زور“ کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی ہیں جھوٹ، غلط بیانی، غلط گواہی، خدا تعالیٰ کے شریک ٹھہرانا، ایسی مجلسیں یا جگہیں جہاں جھوٹ عام بولا جاتا ہو اسی طرح گانے بجانے اور فضولیات اور غلط بیانیوں کی مجالس یہ ساری زور کے معنوں میں آتی ہیں۔ پس مؤمن وہ ہیں خدا تعالیٰ کے بندے وہ ہیں جو جھوٹ نہیں بولتے جو ایسی جگہوں پر نہیں جاتے جہاں فضولیات اور جھوٹ بولنے والوں کی مجلس جمی ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بناتے نہ ہی ایسی جگہوں پر جاتے ہیں جہاں مشرکانہ کام ہو رہے ہوں اور پھر کبھی جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس طرح جھوٹ سے بچے تو ایک ایسی تبدیلی وہ اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے جو حقیقی مؤمن بناتی ہے۔ بہر حال اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطاب کا وہ حصہ پیش کرتا ہوں جو جھوٹ کے بارے میں آپ نے فرمایا اس میں۔ اس کو غور سے سنیں۔ آج ہم میں سے بھی بہت یا کافی تعداد تو ایسی ہے جس کو اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں میں اندرونی تفرقہ کا موجب یہی حب دنیا ہی ہوئی ہے کیونکہ اگر محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہوتی تو آسانی سے سمجھ میں آ سکتا تھا کہ فلاں فرقے کے اصول زیادہ صاف ہیں اور وہ انہیں قبول کر کے ایک ہو جاتے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا۔ فرمایا کہ آپ کے نقش قدم پر چلو پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے۔ صحابہ نے وہ چلن اختیار کیا تھا۔ پھر دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچایا۔ انہوں نے دنیا پر لات ماردی تھی اور بالکل حب دنیا سے

الگ ہو گئے تھے۔ اپنی خواہشوں پر ایک موت وارد کر لی تھی۔ اب تم اپنی حالت کا ان سے مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ کیا انہیں کے قدموں پر ہو؟ افسوس اس وقت لوگ نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ ان سے کیا چاہتا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کیا وہ مجسٹریٹ تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میرے پاس ایک شخص آیا جس کو میں جانتا تھا۔ تاریخ تھی گواہوں کی پیشی ہونی تھی۔ اس نے کہا کہ مجھے اگلی تاریخ دے دیں میرے گواہ نہیں حاضر ہوئے تو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے اسے مذاق سے کہا کہ میں تو تمہیں بڑا عقل مند سمجھتا تھا تم تو بڑے بیوقوف نکلے۔ گواہ کہاں سے تم نے لانے ہیں باہر جاؤ کسی کو آٹھ آنے روپیہ دو وہ تمہارے گواہ بن کے آجائیں گے۔ خیر وہ شخص باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد دو تین آدمی لے آیا گواہ اور گواہ سے جب جرح کرتے تھے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب تو وہ بڑی جواب دیتا ہاں میں نے دیکھا اس طرح واقعہ ہوا ہے اس طرح واقعہ ہوا ہے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں دل دل میں ہنس رہا تھا بلکہ اس کے سامنے ہی ہنس رہا تھا کہ میرے کہنے پے یہ باہر گیا ہے گواہ لے کے آیا ہے اور گواہ کتنی صفائی سے میرے سامنے جھوٹ بول رہے ہیں اور خدا کی قسم کھا کر قرآن ہاتھ میں پکڑ کر جھوٹ بول رہے ہیں۔ تو اس کے بعد جب گواہی دے دی انہوں نے۔ میں نے انہیں کہا تمہیں شرم نہیں آتی کہ قرآن ہاتھ میں پکڑ کر قرآن کے اوپر گواہی دے رہے ہو اور میرے سامنے لے کے آئے ہو۔ تو یہ گواہوں کا حال ہے اور آج بھی یہی حال ہے۔ ہمیں تو جماعت کے خلاف تو مقدمات میں ہمیں اکثر نظر آتا ہے کہ بہت سارے لوگ جو مجرم بھی نہیں ہوتا وہ پیش ہو جاتے ہیں گواہ بن کے کسی کے مقدمے میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ آج دنیا کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے جس پہلو اور رنگ سے دیکھو جھوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں جھوٹے مقدمہ کرنا تو بات ہی کچھ نہیں جھوٹے اسناد بنالیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو۔ فاجتنبوا قول الزور۔ الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے فرمایا جیسا احق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکا تا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لیے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آپڑی ہے اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بد قسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔

پھر اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا۔ فرمایا کہ اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لیے تاکید بھی تھی اس لیے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لیے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کی رو سے پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کر دیا۔

غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لیے مشورہ لیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغ گوئی کے (جھوٹ بولنے کے) اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا لیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ کو دے کر بریت ہو جائے گی۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وکیل مشورہ دے رہے ہیں کہ جھوٹے گواہ پیش کرو) ورنہ (وکیوں نے کہا کہ) صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی کا نہیں ہے۔ (مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں) میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اسی دن یا دوسرے

دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے؟ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لیے بد نیتی سے یہ کام نہیں کیا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنی تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لیے رخصت ہے۔ یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجالایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہود گئیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گزارہ نہیں۔ من یتو کل علی اللہ فهو حسبه۔ جو اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر میں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ لکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا ان کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پالیتے ہیں۔

فرمایا جو شخص سچائی اختیار کرے گا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو اس لیے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں ہے لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا یا شدت بھوک کے وقت ایک دانہ یا رقمہ سے سیر ہو جاوے گا۔ بالکل نہیں بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پئے یا کھانا نہ کھالے تسلی نہ ہوگی۔ اسی طرح پر جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو پھر میں برکت دوں گا۔ اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ تو ایک ذرہ بھی کسی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ اس نے تو خود فرمایا ہے۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیر یرہ۔ (کہ جس نے ذرہ بھر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کا نتیجہ دیکھے گا اور پھل پائے گا) فرمایا اس لئے اگر ذرہ بھر بھی نیکی ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائے گا۔ اب ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر احمدی جائزہ لے مثلاً بعض باتیں ایسی ہیں چند بیان کرتا ہوں مقدمات میں یہ جائزہ لیں کہ مقدمات میں ہم غلط بیانیوں سے کام تو نہیں لیتے۔ پھر ہم کاروباروں میں منافع کی خاطر غلط بیانی سے کام تو نہیں لیتے۔ پھر ہم رشتہ طے کرتے وقت غلط بیانیاں تو نہیں کرتے۔ کیا ہر طرح سے قول سدید سے کام لیتے ہیں۔ لڑکے کے بارے میں اور لڑکی کے بارے میں ہر معلومات دی جاتی ہیں۔ حکومت سے سوشل اور ویلفیئر الاؤنس لینے کے لئے جھوٹ کا سہارا تو نہیں لیتے۔ اس بارے میں تو بہت سے لوگوں کے بارے میں منفی تاثر پایا جاتا ہے کہ اپنی آمد چھپا کر حکومت سے الاؤنس لیا جاتا ہے اور اسی وجہ سے ٹیکس کی ادائیگی بھی نہیں کی جاتی۔ یہاں ٹیکس بھی چوری ہوتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اب جو عمومی معاشی حالات دنیا کے ہیں ہر حکومت مسائل کا شکار ہو رہی ہے یا ہو گئی ہے اور اگر نہیں ہوئی تو ہو جائے گی۔ اس لئے اب حکومتیں گہرائی میں جا کر حقیقت جاننے کی کوشش کرتی ہیں اور کر رہی ہیں۔ پس اگر حکومت کے سامنے کوئی غلط معاملہ آ جاتا ہے تو جہاں وہ اس شخص کے لئے مشکلات پیدا کریں گی یہ باتیں وہاں احمدیت کی بدنامی کا باعث بھی بنیں گی اگر یہ پتا ہو کہ وہ شخص احمدی ہے۔ پس جو اس لحاظ سے کسی بھی غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں وہ دنیاوی فائدے کو نہ دیکھیں تھوڑے سے میں گزارہ کر کے جھوٹ سے بچ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ عہدے دار بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا وہ اپنی رپورٹس میں غلط بیانی تو نہیں کرتے یا کوئی ایسی بات تو نہیں چھوڑ دیتے جس کی اہمیت ہو۔ بعض دفعہ اگر جھوٹ نہ بولا جائے۔ پہلے بھی میں نے کہا تھا ایک دفعہ ایک خطبہ میں

لیکن پوری طرح قول سدید سے اگر کام نہ لیا جائے تو وہ بھی غلط ہے۔ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے معاملات نپٹائے جانے چاہئیں۔ پس بہت گہرائی میں جا کر معاملات کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر ایک اپنے مفادات سے باہر نکل کر اپنی اناؤں سے باہر نکل کر خدا تعالیٰ کے خوف کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے معاملات نپٹائے اور اس طرح اپنے معاملات نپٹانے چاہئیں۔ اگر یہ سب کچھ نہیں تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ حب دنیا کا اظہار ہے اور حب دنیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے تفرقہ کی طرف لے کر جاتی ہے اور تفرقہ سے پھر ظاہر ہے جماعت کی اکائی بھی قائم نہیں رہتی یا کم از کم اس معاشرے میں اس حلقے میں ایک فتنہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اکائی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا کرنے آئے تھے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ حب دنیا کی وجہ سے ہی باقی فرقے بنے تھے۔ اسی طرح کا پھر ایک فرقہ بن جائے گا۔ گویا کہ ایک برائی سے کئی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ برائیاں پھر بچے دیتی چلی جاتی ہیں۔

پس احمدی ہو کر ہم پر بہت ذمہ داریاں پڑ رہی ہیں جنہیں ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ حقیقی احمدی تو وہی ہے جو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی کوشش کرے اور خدا تعالیٰ کا بننے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ایک جگہ اسی تسلسل میں جو پیچھے میں نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لیے ہو جاوے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریا کاری اور فریب سے خدا تعالیٰ کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔ وہ خود ہی دھوکا کھا رہا ہے۔ دنیا کی زیب، دنیا کی محبت ساری خطا کاریوں کی جڑ ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے۔ اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ وہ چشم پوشی کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر بہت سخت پکڑتا ہے یہاں تک کہ لایحیاف عقبیہا۔ پھر وہ اس امر کی بھی پروا نہیں کرتا کہ اس کے پچھلوں کا کیا حال ہوگا۔ برخلاف اس کے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو عزت دیتا اور خود ان کے لیے ایک سپر ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے من کان لله کان الله لہ۔ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جاوے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ خوب یاد رکھو کہ ہر ترقی تدریجی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ نری اتنی باتوں سے خوش نہیں ہو سکتا کہ ہم کہہ دیں ہم مسلمان ہیں یا مؤمن ہیں۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا ائمانا و ہم لا یفتنون۔ یعنی کیا یہ لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اتنا ہی کہنے پر راضی ہو جاوے اور یہ لوگ چھوڑ دیئے جاویں کہ وہ کہہ دیں ہم ایمان لائے اور ان کی کوئی آزمائش نہ ہو۔

اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ قد افلح من زکھا۔ یعنی نجات پا گیا وہ شخص جس نے تزکیہ نفس کیا۔ یعنی جس نے ہر ایک قسم کی بدعت فسق و فجور نفسانی جذبات سے خدا تعالیٰ کے لیے الگ کر لیا۔ اور ہر قسم کی نفسانی لذات کو چھوڑ کر خدا کی راہ میں تکالیف کو مقدم کر لیا۔ ایسا شخص فی الحقیقت نجات یافتہ ہے جو خدا تعالیٰ کو مقدم کرتا ہے اور دنیا اور اس کے تکلفات کو چھوڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنے اندر عملی تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں۔ سچائی کے معیار کی اہمیت کو سمجھنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر صرف اپنے منوں سے نہیں بلکہ حقیقت میں آپ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور اسے پورے کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی بھرپور کوشش کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم کر کے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم قاسم تورے صاحب مبلغ سلسلہ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان کے اوصاف اور خدمات کا ذکر فرمایا اور جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

